82658-مسافر نماز کیسے ادا کرے گا؟

سوال

میں ایک ماہ کے لیے باہر سفر پر جا رہا ہوں اور نماز کی ادائیگی کے لیے سہل اور آسان طریقہ معلوم کرنا چاہتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جہاں سفر کرکے آپ جارہے ہیں وہاں آپ کا چار یوم سے زیادہ رہنے کا عزم ہے تو آپ وہاں پہنچتے ہی مقیم کے حکم میں ہونگے، اس لیے آپ کو مقیم کی طرح نماز پوری ادا کرنا لازم ہے، اور قصر کرنی جائز نہیں.

چنانچہ آپ سفر کے دوران قصر کرسکتے ہیں، جب آپ اس ملک اور علاقے میں پہنچ جائیں تو نماز پوری کرینگے کیونکہ آپ مقیم کے حکم میں ہیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے :

"جس سفر میں سفر کی رخصت پر عمل کرنا مشروع ہے جسے عرف سفر شمار کرے، اس کی مسافت تقریبا اسی کلومیٹر ہے، چنانچہ جو شخص اتنی یا اس سے زیادہ مسافت کا سفر کرے اس کے لیے سفر کی رخصتوں موزوں پر تین یوم مسح، نماز جمع اور قصر کرنا، اور رمضان میں روزہ افطار کرنا، ان رخصتوں پر عمل کرنا مشروع ہے.

یہ مسافر اگر کسی شہر میں چار دن سے زیادہ رہنے کی نیت کرے تو وہ سفر کی رخصت پر عمل نہیں کرے گا، اور جب وہ چار یا اس سے کم دن رہنے کی نیت کرے تو وہ سفر کی رخصتوں پر عمل کرسکتا ہے.

اور وہ مسافر جو کسی شہر میں رہے اور اسے اپنی ضرورت ختم ہونے کا علم نہ ہو اور نہ ہی اس نے رہنے کی مدت متعین کی ہو تو وہ بھی سفر کی رخصت پر عمل کرے گا چاہے مدت جتنی بھی طویل ہو جائے، اس میں سمندری یا خشکی کے سفر کا کوئی فرق نہیں) انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (99/8).

دوم :

رہا نماز جمع کرنے کا مسئلہ چنانچہ مسافر کے لیے ظہر اور عصر، اور مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع تقدیم یا جمع تاخیر کرادا کرنی جائز ہیں جس طرح اسے آسانی ہو ادا کرے، اور افضل یہ ہے کہ ایسا مشقت کی صورت میں کرے، اگر مشقت نہ ہو تو ہر نماز اس کے وقت میں ادا کرنا افضل ہے.

اس بنا پر آپ سفر کے دوران نمازیں جمع کرسکتے ہیں، اور جب آپ منزل مقصود پر پہنچیں جہاں آپ نے ایک ماہ رہنے کا عزم کیا ہے تو آپ ہر نماز وقت میں اور پوری ادا کرینگے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (49885) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوم :

آپ یہ علم میں رکھیں کہ مسافر پر بھی دوسروں کی طرح نماز نماز باجماعت ادا کرنا فرض ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (21498) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں، اور مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں.

واللہ اعلم.